REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۳ — شمارہ ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۸-۸-۱۹۹۴

۹ ربیع الاول ۱۴۱۵ ہجری — ۱۸ ظہور ۱۳۷۳ ہش — ۱۸ اگست ۱۹۹۴ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۴ اگست (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔
احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ، فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے انسان اپنی چالاکیوں شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے نہ ہی کوئی کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب تک کہ اللہ کا فضل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ طور پر ضرور تعلق رکھنا چاہیئے اور پھر اس تعلق کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ عقلمند انسان وہی ہے جو اس تعلق کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس تعلق کو محفوظ نہیں رکھتا وہ بیوقوف ہے۔ جو اپنی چترائی پر نازاں ہے وہ ہلاک کیا جائے گا اور کبھی بامراد اور کامیاب نہیں ہوگا۔ دیکھو یہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں نظر آ رہا ہے اتنا بڑا کارخانہ کیا یہ خدا تعالیٰ کے پوشیدہ ہاتھ کے سوائے چل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ (طبع جدید) صفحہ ۲۷۹-۲۸۰)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حقیقی مومن وہ ہے جس سے بنی نوع انسان کو امن نصیب ہو

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (آل عمران-۱۰۵)

پھر فرمایا جماعت احمدیہ کو بفضلہٖ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے ایک ملک میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق عطا فرمائی تھی لیکن جلسہ سالانہ برطانیہ کے خطاب میں ان کا ذکر رہ گیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خود مختار جزیرے میں جہاں افریقن نسل کے باشندے آباد ہیں۔ احمدیت کا پودا لگایا ہے (حضور نے جزیرے کا نام بیان فرمایا لیکن ابھی طرح سنا نہیں جا سکا نام مکمل) اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ اس طرح گویا اب احمدیت دنیا کے ۱۴۲ ممالک میں پھیل چکی ہے الحمد للہ۔

اس کے بعد حضور نے مذکورہ آیت کا بامحاورہ ترجمہ پیش فرمایا:-

"بس چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے جو بھلائیوں کی طرف بلانے والی ہو جائے اور ہمیشہ اچھی باتوں کا حکم دیتی رہے اور بری باتوں سے روکتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے بندوں کی ہمدردی میں لگے رہتے ہیں اگر وہ کبھی دقت میں دعا بھی کریں تو اللہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جن کے غم اپنے گرد و پیش کے لئے اور اہل معاشرہ کے لئے نہ ہوں ان کی دعائیں اسی حد تک کمزور ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا اس امر میں دعاؤں کی قبولیت کا گہرا راز ہے کہ جو بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے اسی ضمن میں حضرت ابن عمرؓ سے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸؍ظہور ۱۳۷۳ ہش

"مُرغی کاٹنے کے دو روپے"

"مرغی کاٹنے کے دو روپے" ـــــ آندھرا پردیش کے ایک دُور افتادہ دیہات میں ملاؤں کے متعلق ایک دیہاتی کا یہ جملہ سُن کر میں حیران رہ گیا اور قریباً اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ نہیں سکا تھا کہ میرے ساتھی نے کہا کہ اس جملہ پر اس قدر حیران و پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کا سیدھا اور صاف مطلب یہ ہے کہ اس گاؤں کے مولوی صاحب پیدائش، جنازہ اور نکاح و شادی کے موقع پر تو پیسے بٹورتے ہی ہیں۔ مُرغی ذبح کرنے کے بھی دوٗ روپے وصول کرتے ہیں۔ چونکہ یہ آرٹ صرف اور صرف ان ملاؤں کو آتا ہے کیونکہ انہوں نے دوسروں کو سکھایا نہیں ہے۔ اور مشہور کر رکھا ہے کہ عام آدمی مُرغی ذبح نہیں کر سکتا لہٰذا فی مُرغی دو روپے ذبح کرنے کے وصول کئے جاتے ہیں اور اس کو یہ "مُرغی کاٹنے کے دو روپے" بتا رہا ہے...... سیدھا سادہ دیہاتی مسلمان اپنی داستانِ غم روانی سے سنا رہا تھا کہ ہمارے بچوں کو اسلام کی بنیادی باتیں تو درکنار کلمہ شریف تک پڑھنا نہیں آتا تھا۔ اور جب سے جماعت احمدیہ کے مبلغین و معلمین ہمارے علاقوں میں آئے ہیں۔ پیسہ لُوٹنے والے ان ملاؤں سے ہماری جان چھوٹ گئی ہے۔ دیہاتی نے مزید بتایا کہ جب سے جماعت احمدیہ نے ہم لوگوں کو نماز روزہ اور دینی باتوں کے سکھانے کا انتظام کیا ہے جس جگہ پر جماعت کے معلمین کام کرتے ہیں فوراً یہ ملاں وہاں پہنچ کر بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ یہ قادیانی جو تم کو نماز و قرآن پڑھا رہے ہیں۔ یہ دراصل مسلمان نہیں ہیں جو کہ یہ تمہارے بچوں کو پڑھاتے ہیں بظاہر زبان سے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ دہرا رہے ہوتے ہیں لیکن دل میں کچھ اور بولتے ہیں۔ (گویا مُلّاں جی اللہ میاں کے چھوٹے بھائی ہیں جو غیب کا علم بھی رکھتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک) بعض دیہاتوں میں شروع شروع میں وہاں کے مسلمان ان کی باتوں میں آبھی جاتے تھے اور پھر یہ گمراہ کرنے والے اپنے کسی مولوی کو گاؤں میں چھوڑ بھی دیتے تھے۔ جو غریب دیہاتیوں کے بچوں سے پڑھانے کا معاوضہ تو وصول کرتا ہی، ساتھ کے ساتھ مختلف مواقع پر اپنی من مرضی کی رقوم بھی وصول کرتا۔ تعویذ گنڈے کرتا اور پھر حد یہ ہے کہ اگر مہینہ دو مہینہ کسی دیہات میں رہنے کے بعد پاس کے کسی دیہات والے کچھ زیادہ معاوضہ دیں تو جھٹ اُن کے پاس چلا جاتا ہے اور وہ غریب جنہیں یہ کہہ کر گمراہ کیا جاتا تھا کہ قادیانی اور کلمہ پڑھتے ہیں قرآن ان کا اور ہے یہ مسلمان نہیں، منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اس طرح نہ تو اُن کے پاس احمدی معلم چھوڑتے ہیں اور نہ ہی ان کا اپنا مولوی ہی ٹکتا ہے۔

اس سادہ لوح دیہاتی نے جو داستان سُنائی بالکل ویسی ہی ایک مثال میرے قیام کے دوران بھی سامنے آئی اور دیہاتیوں نے بالآخر مجبور ہو کر اور یہ کہہ کر جماعت احمدیہ کی طرف رجوع کیا کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ حالانکہ آپ کے معلم صاحب بلا معاوضہ پڑھاتے تھے بلا معاوضہ نکاح شادی کی رسوم ادا کرتے تھے اور وہ سب کچھ لے کر بھی ہمارے بچوں کو اور ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اب آپ آجائیں ہم اس مولوی کو آئندہ آنے نہیں دیں گے۔

کچھ سمجھدار لوگوں کی ایسی مثالیں بھی سامنے آئیں کہ جب عزیز محمد مولوی انہیں گمراہ کرنے کے لئے آئے تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ آج تک ہماری نسلیں ان پڑھ رہیں، دینی علوم سے غافل رہیں ہم شرابیں اور ... آندھرا پردیش کی ایک خاص تقسیم (شراب) پیتے رہے اور ہندوؤں کی مشرکانہ رسوم میں مبتلا رہے تو یہ انصاف نہیں ... کے لئے۔

ایم ٹی اے پائندہ باد احمدیت زندہ باد

ایم ٹی اے نے آج ہر گھر میں اُجالا کر دیا
ایم ٹی اے نے آبِ روحانی مہیا کر دیا
ایم ٹی اے سے آج ہر دل ہو رہا ہے شاد باد
ایم ٹی اے پائندہ باد احمدیت زندہ باد
پیارے آقا کے سدا درشن کا ساماں کر دیا
احمدیت کی صداقت کو فروزاں کر دیا
چل رہی ہے آسماں سے آج رحمت کی یہ باد
ایم ٹی اے پائندہ باد احمدیت زندہ باد
پیتے ہیں طاہر[1] سے تازہ شربت وصل و بقا
ہومیو[2] یہ ان کا لیکچر سنتے ہیں ہم دلربا
کھول دیتے ہیں وہ جسم و روح کا سارا تضاد
ایم ٹی اے پائندہ باد احمدیت زندہ باد
میرے آقا دشمنوں کو دیتے ہیں مسکت جواب
کھولتے ہیں جھوٹے ملاؤں کا کیسا لاجواب
کاٹتے ہیں صدق کی تلوار سے سارے نقاد
ایم ٹی اے پائندہ باد، احمدیت زندہ باد
ہے یقیں ہم کو زمانہ جلد اب وہ آئے گا
ساری دنیا میں علَم اسلام کا لہرائے گا
گونج اٹھے گی جہاں میں احمدیت زندہ باد
ایم ٹی اے پائندہ باد احمدیت زندہ باد

[1] حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ۔ [2]:۔ ہومیو پیتھک۔

طالب دُعا:۔ خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے

آئے آج جبکہ یہ لوگ ہماری اور ہمارے بچوں کی اصلاح کر رہے ہیں تو آپ لوگ فصلی بٹیروں کی طرح آ گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح آندھرا پردیش میں بھی مسلمانوں کے جو دینی ادارے ہیں انہیں دیہاتی مسلمانوں سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ انہیں ان کے اسلام اور اسلامی تربیت سے کچھ غرض نہیں خواہ نئی نسل کو کلمہ طیبہ تک نہ آتا ہو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر احمدی اسلامی باتیں اور قرآن مجید کی ہدایتیں سکھانے کے لئے جائیں تو فوراً ان کی رگ حمیت پھڑکنے لگتی ہے اور وہ گاؤں والوں کو سچا مسلمان بنانے کے لئے پہنچ جاتے ہیں ــــ ہے نا اسلام کی سچی تڑپ!

آندھرا پردیش میں ایک یہ بھی افسوسناک بات دیکھنے میں آئی کہ ملاؤں نے مسلمانوں کو ذات پات کے نام پر بھی بانٹ رکھا ہے۔ بعض مسلمان ترکل کہلاتے ہیں اور بعض نور باشا۔ ترکل اپنے آپ کو اونچی ذات والے مسلمان سمجھتے ہیں اور نور باشا اور اسی طرح بعض اور دوسری ذات والوں کو گھٹیا درجہ کے مسلمان سمجھتے ہیں۔ ترکل ملاں نور باشا مسلمانوں کے گھر سے کھانا بھی نہیں کھاتے یہاں تک کہ اگر ان کی خوشی کی تقریب میں بحیثیت ملاں شامل ہوں تو بجائے ان کے گھر کا کھانا کھانے کے یا پانی پینے کے ان سے رقم وصول کر لیتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک نور باشا مسلمان کے گھر میں ایک ترکل مسلمان نے کہا کہ ہم ان کے ہاتھ کا ذبیحہ نہیں کھاتے اور اگر وہی ترکل ذبح کرے تو نور باشا کھا جاتے ہیں۔ وہی ہندوؤں والا ذات پات کا گھناؤنا تصور جو براہمنوں اور شودروں کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اور جسے اسلام دُور سے دھکے مارتا ہے آج کے مسلمانوں میں پیدا کیا جا چکا ہے اور حد یہ ہے کہ بعض مولوی کہلانے والے بھی ذات پات کی اس تفریق کو ہوا دیتے ہیں (باقی صفحہ ...)

خطبہ جمعہ

مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں ایک جسم کی سی ہے

جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سارے آثار ظاہر ہو چکے ہیں کہ ہم ایک اُمّتِ احمدیہ بن چکے ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ گہری ہمدردی رکھتے ہیں

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ شہادت (اپریل) ۱۳۷۳ ہش / ۱۹۹۴ء بمقام بیت السلام فرانس

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(سورۃ انفال آیت ۶۴)

پھر فرمایا۔

آج کے خطبے کے ساتھ بعض اجتماعات کا اعلان بھی کرنا ہے جو مختلف دنیا کے ممالک میں اس وقت منعقد ہو رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کی طرف سے اطلاع ہے کہ ان کا خدام کا اجتماع اور مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع سرگودھا اور مجلس انصار اللہ ضلع جھنگ کا سالانہ اجتماع کل یعنی گذشتہ روز سے شروع ہے اور آج انشاء اللہ بروز جمعہ اختتام پذیر ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کا آٹھواں سالانہ اجتماع آج ۸ر اپریل سے شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ دو دن جاری رہے گا اسی طرح مجلس انصار اللہ فرانس کا اجتماع بھی خدام ہی کے ساتھ شامل کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا (COTE DE IVORE اس کو کہتے ہیں) ان کا تین روزہ سالانہ جلسہ آج ۸ اپریل سے شروع ہو رہا ہے اور دس اپریل تک جاری رہے گا۔ چونکہ آج فرانسیسی بولنے والے ممالک کے اجتماعات کی اکثریت ہے اس لئے انہیں اپنی ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان ہی میں مبارکباد دیتا ہوں۔

JE VOUS SOUHAITE BEAUCOUP DE SUCCES . A . I OCCASION DE VOTRE JALSA

اس کے بعد گوئٹے مالا ہے۔ گوئٹے مالا میں ایک بہت ہی عظیم الشان اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے جس کا تعلق چاند سورج گرہن کی پیشگوئی سے ہے۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے بہت عمدہ ملک گیر انتظامات کئے ہیں کہ کثرت کے ساتھ نمائندگان وہاں پہنچیں اور سارے گوئٹے مالا کو اطلاع ہو جائے کہ آج سے سو سال پہلے ایک عظیم الشان پیشگوئی اپنی انتہائی شان اور غیر معمولی چمک دمک کے ساتھ پوری ہوئی، جو پیشگوئی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس وقت سے تیرہ سو سال پہلے اپنے مہدی کی نشانیوں کے طور پر بیان فرمائی تھیں۔ پس ان سب اجتماعات کو میں اپنی طرف سے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا اور یہ آپ کا ارشاد الحکم جلد نمبر ۶ نمبر ۲۹ صفحہ ۵۔ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء سے لیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا

"ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ یعنی کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے اور وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتّل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں ایک خاص رنگ ہو اور حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔"

اس میں وہ چار مقاصد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں جن کے حصول کے بغیر جماعت احمدیہ اپنی بعثت کی غرض کو پورا نہیں کر سکتی اور ان میں سے پہلے تین مقاصد کو ایک ایک کر کے میں نے خطبات کا موضوع بنایا۔ سب سے پہلے ایک سلسلہ "توحید باری تعالیٰ" کے موضوع پر خطبات کا شروع ہوا۔ پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے "تبتّل الی اللہ" کی باری آئی۔ اور تبتّل الی اللہ کے موضوع پر بھی ایک سلسلہ خطبات کا جاری رہا۔ پھر آج سے پہلے تیسرے نمبر پر "ذکر الٰہی میں ایک خاص رنگ ہو" کے موضوع پر میں نے جماعت کو مخاطب کیا اور جس حد تک جن پڑی پڑی تفصیل سے اور گہرائی میں جا کر ذکر الٰہی کے مضمون کو جماعت پر خوب روشن کیا۔

آج اب آخری سلسلے کی باری آئی ہے یعنی حقوق اخوان میں بھی خاص رنگ ہو۔ یعنی یہ تمام باتیں جب پوری ہو جائیں۔ توحید کو خالی اقرار ہی نہیں بلکہ توحید کو اپنے رگ و پے میں سمو دیا جائے اور ہماری زندگی میں توحید سرایت کر جائے۔ پھر اللہ کی طرف تبتّل ہو اور دنیا سے انقطاع کر کے خالصۃً خدائے واحد کی طرف رجوع ہو پھر اس کے نتیجے میں ذکر الٰہی میں انسان بہت ترقی کرے جب یہ تینوں منازل طے کر لے تب وہ اس قابل ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کر سکے۔ اس کے بغیر بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کا کسی انسان سے کوئی تصور نہیں باندھا جا سکتا۔ کوئی امید وابستہ نہیں کی جا سکتی۔

پس اب میں حقوق اخوان سے متعلق آپ کے سامنے بعض بنیادی امور رکھتا ہوں لیکن اس سلسلے میں جو ذہنی ترتیب میں نے دی ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو انہی میں ایک دوسرے سے محبت اختیار کرنے کی تلقین کی جائے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف

توجہ دلائی جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہی تعلیم ہے کہ اسلام پہلے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ اسلام جو حقوق مسلمانوں کے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے مقرر فرماتا ہے ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر بنی نوع انسان کی بھلائی کا دعویٰ کرنا بالکل بے سود اور بے معنی ہوگا۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو رحمۃ للعالمین تھے جہاں تمام بنی نوع انسان کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے مبنی بر رحمت تعلیم دی اسی طرح آپ نے بلکہ اس سے پہلے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی طرف متوجہ فرمایا اور دراصل اس طرح امت مسلمہ کو تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کے لئے تیار کرنا مقصود تھا۔ پس اسی سنت کے مطابق میں نے پہلے ایسی احادیث چنی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے اقتباسات چنے ہیں جن میں جماعت کو آپس کے تعلقات سے متعلق نصیحتیں ہیں اور ان کو بتایا گیا ہے کہ کون کون سے امور ہیں جن کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ کون کون سے تعلقات کے مقاصد ہیں جنہیں وہ حرز جان بنائے رکھیں یعنی اپنی جان کی طرح اپنے سینے سے لگائے رکھیں۔ یہ مقصد اگر جماعت کے اندر حاصل ہو جائے تو پھر تمام بنی نوع انسان کو جماعت کا فیض خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بلا تمیز مذہب وملت، قوم اور رنگ ونسل عام طور پر پہنچے گا اور اس ذریعے سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے اعلیٰ مقاصد یعنی تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

عمومی تعلقات اور باہمی معاملات میں اخلاق سے متعلق جیسی پیاری تعلیم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو عطا فرمائی ہے آپ تمام بنی نوع انسان کے مذاہب پر نظر ڈال کر دیکھ لیں، اول سے آخر تک نظر دوڑائیں، آپ کو حقیقت میں ایسی پیاری تعلیم اتنے حسین انداز میں کوئی اور نبی دیتا ہوا دکھائی نہیں دے گا۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ ہر نبی نے ایسی ہی تعلیم دی۔ اس سے ملتی جلتی تعلیم دی اور سب کے مقاصد بنیادی طور پر ایک تھے مگر جیسا کہ آپ اس تعلیم کو خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں سنیں گے۔ آپ کا دل گواہی دے گا کہ سب تعلیم دینے والوں میں سب سے آگے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ آپ کا انداز بیان بہت ہی دلنشیں ہے۔ آپ کی بات تقویٰ کی گہرائی سے اٹھتی ہے اور گہرا دل پہ اثر کر جاتی ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے تھے مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے اور مستحکم بناتا ہے آپ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی اور اس طرح اس عمارت کی گرفت کے مضبوط ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔ (یوں کنگھی بنائی اور مضبوط ہاتھوں سے یوں تھام کر بتایا کہ مومن اس طرح ایک دوسرے میں پیوستہ ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کے اندر باہمی طاقت پیدا ہوتی ہے)۔ پس تمام کامیابیوں کی جڑ یہ اتحاد ہے جس کی طرف حضور اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زبان سے بھی نصیحت فرمائی اور ہاتھ کے اشارے سے بھی مضمون کو خوب کھول دیا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد)

ہر وہ مومن جو ایک دوسرے سے تعلقات میں ایسی مضبوطی رکھتا ہے جیسے ایک ہی انسان کے دو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقاصد کی پیروی کرنے والا ہے۔ جو ایسی طرز اختیار کرتا ہے کہ انگلیاں باہم پیوست ہونے کی بجائے ایک دوسرے کو کاٹنے لگیں اور ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں اس کا حقیقت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تعلق کاٹا جاتا ہے۔ پس ہر وہ حرکت جو جماعت کی اجتماعیت کو طاقت بخشے، اجتماعیت کو مضبوط تر کرے، وہی حرکت ہے جو سنت نبوی کے تابع ہے۔ ہر وہ حرکت خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو اس مضمون کے مخالف ہو۔ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے مخالف بات ہے۔ پس اب سے اس بات کو سننے کے بعد اپنی زبانوں پر بھی نگاہ رکھیں، اپنے اعمال اور افعال پہ بھی نگاہ رکھیں، اور اپنے تعلقات کو اس حدیث کے تابع کر دیں تاکہ جماعت احمدیہ متحد ہو کر پھر تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ یعنی محمد مصطفیٰ صلعم کے ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی سعی کر سکے۔

ایک اور حدیث مسلم کتاب البر سے لی گئی ہے یہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری اور بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم)

> **آج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی غلام، آپ کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھنے والی جماعت اگر ہے تو وہ عالمگیر جماعت احمدیہ ہے۔**

بہت ہی پیاری مثال ہے اور ایک ایسی مثال ہے جسے ہر انسان اپنی ذات کے حوالے سے بہترین رنگ میں سمجھ سکتا ہے۔ ایک انسان کے پاؤں کی انگلی کے کنارے پر بھی درد ہو، ناخن کا آخری حصہ بھی بے چین ہو، تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے مریض میں نے دیکھے ہیں جن کے پاؤں کی انگلی کے ایک کونے میں کوئی گہرا زخم ہے، وہاں ٹیس اٹھتی ہے، بعض دفعہ بغیر زخم کے بھی ٹیس اٹھتی ہے اور ساری رات وہ سو نہیں سکتے وہ بے قرار ہو کر آتے ہیں کہ اس بیماری نے ہمیں مصیبت میں ڈال رکھا ہے حالانکہ وہ پاؤں کی انگلی کا ایک کنارہ ہے۔ اور اگر ایسا ناسور ہو جائے کہ اسے کاٹ پھینکنا پڑے تو ساری روح بے چین ہو جاتی ہے اور انسان ہزار کوشش کرتا ہے، لاکھ جتن کرتا ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا حکیم، کوئی ایسا ڈاکٹر، کوئی ایسا قابل طبیب میسر آ جائے جو ہماری انگلی کو کاٹنے سے بچا لے۔ پس یہ وہ کیفیات ہیں جو ہر انسان جانتا ہے، روزمرہ کے تجربے میں داخل ہے۔ اور اس سے اچھی مثال مسلمانوں کو ایک دوسرے سے ہمدردی کی دی جا ہی نہیں سکتی۔ اس سے اچھی مثال کسی انسان کے تصور میں آ ہی نہیں سکتی۔ زیادہ سے زیادہ لوگ مثالیں دیتے ہیں پھول کے پیار کی یا دوسرے محبت کے رشتوں کی۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی مناسب حال مثال مسلمانوں کی اجتماعی شکل کے اوپر چسپاں ہونے والی نہیں دی جا سکتی۔

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ عالمگیر پر ایک احسان ہے اور اس احسان میں وہ تمام دنیا کی دوسری جماعتوں سے ممتاز ہے اور وہ لوگ جو فراست رکھتے ہیں ان کے لئے حق کی پہچان کے لئے ایک بڑی دلیل ہے کہ اگر پاکستان میں کسی ایک جگہ بھی کسی احمدی پر ظلم ہوتا ہے تو تمام دنیا کی جماعتوں میں بے چینی پھیل جاتی ہے۔ افریقہ کی ایسی دور دراز جماعتیں جہاں جدید ذرائع کی سہولتیں بھی نہیں پہنچیں نہ سڑکیں ہیں۔ نہ تار ہے نہ ٹیلیفون ہے، نہ دیگر آرام ہیں۔ جنگل کی بے آرامی میں وہ لوگ زندگی بسر کرتے ہیں مگر جب ان کو یہ اطلاع ملتی ہے کہ ہمارے بھائیوں میں سے کسی پر کسی ملک میں بھی کہیں ظلم ہوا ہے تو شدید بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر ان کی طرف سے مجھے خط آنے لگتے ہیں، مجھ سے ہمدردیاں کرتے ہیں، دعائیں دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ کرے کہ جلد

جماعت کے ان مظلوموں کی تکلیف دور ہو۔ جب کبھی تکلیف کے دور ہونے کی خبر ملتی ہے تو بجلی کی لہروں کی طرح خوشیوں کی ایک برقی رو سی دوڑ جاتی ہے اور ہر طرف سے ایک مسرت کا احساس ہونے کی اطلاعیں بھی ملنے لگتی ہیں چنانچہ ہمارے اسیران راہ مولا جب آزاد ہوئے ہیں تو میں نے تو شروع میں اشارۃً ہی ٹیلی ویژن پر اس کا اعلان کیا تھا مگر جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے فراست عطا فرمائی ہے وہ خاص انداز کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہی خوشخبری ہوگی کہ جماعت احمدیہ کے پرانے اسیر آزاد ہوئے ہوں گے۔ اس کا دکھ ان کو زیادہ تھا اور یہ ان کا دریافت کرلینا اس پہلی بات پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ ان کو گہری محبت تھی، گہرا تعلق تھا، اس غم میں مبتلا رہتے تھے۔ جب دیکھا کہ میں نے کہا کہ ایک بہت بڑی خوشخبری میں جماعت کو دینے والا ہوں تو انہوں نے یقین کرلیا کہ یہ وہی خوشخبری ہوگی اور پھر اس پر ایسی مسرت کا اظہار کیا ہے کہ اپنے قریبیوں، عزیزوں رشتے داروں کی بعض خوشیوں پر بھی اس طرح عالم گیر مسرت کا اظہار نہیں ہوا، نہ ہو سکتا ہے بلکہ چھوٹے گاؤں میں بھی خوشیاں جب پہنچتی ہیں تو اس قدر مسرت نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہم نے تو عیدیں منائی ہیں آپ تو کہتے تھے کہ عید کے بعد ایک عید بعد میں آئے گی دو مہینے دس دن کے بعد۔ ہم نے تو یہ عید دیکھ لی اور عید پر عید یہ ہر روز عید بن چکی ہے۔ الحمد للہ ہے اس خوشی کا کہ بچے بڑے سب اس میں مگن ہیں، ایک مستی کا عالم طاری ہے۔ پس یہ ثبوت ہے کہ آج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی غلام آپ کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھنے والی جماعت اگر ہے تو وہ عالمگیر جماعت احمدیہ ہے کیونکہ یہ نشانی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کی اور سچے مومنوں کی بیان فرمائی ہے یہ آج جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی اور جماعت پر اس طرح چسپاں نہیں ہوتی۔

بوسنیا کے مظلوموں کا جو اغم جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ یہ اندرونی تربیت اس پختگی کو پہنچ چکی ہے کہ جماعت کے دائرے سے چھلک کر عام مسلمانان عالم کی ہمدردی میں تبدیل ہو چکی ہے اور یہی وہ رخ ہے جس کی طرف جماعت کو میں بہت کوشش کے ساتھ دن بدن آگے بڑھا رہا ہوں تاکہ یہ چار مقاصد جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، یہ پورے ہوں تو ہم اس بات کے لئے پوری طرح مستعد اور تیار ہو جائیں گے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فیض آج ہمارے ہاتھوں تمام دنیا میں بانٹا جائے اور تمام دنیا کو ہم ایک امت واحدہ میں تبدیل کردیں، اور یہ ضروری تھا کہ ہم پہلے خود ایک ہو جاتے اور مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ آثار ظاہر ہو چکے ہیں کہ ہم ایک امت واحدہ بن چکے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ وہ گہری ہمدردی رکھتے ہیں جس کا ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔

ہر وہ حرکت جو جماعت کی اجتماعیت کو طاقت بخشے، اجتماعیت کو مضبوط تر کرے، وہی حرکت ہے جو سنت نبوی کے تابع ہے۔

ایک اور حدیث ہے جو بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم سے لی گئی ہے حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ یعنی اس کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی فرمائے گا۔

یہ حدیث ترتیب میں پہلی حدیث کے بعد ہی آنی چاہئے تھی اور اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ وہ شخص جو خود تکلیف میں مبتلا ہو وہ چین پا ہی نہیں سکتا جب تک اس تکلیف کو دور نہ کرے۔ اور کوئی شخص اپنے وجود کے کسی حصے پر خود ظلم نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے بہت مشکل ہے کہ بعض دفعہ ضرورت کے وقت بھی اپنے جسم کو تکلیف پہنچائے۔ اگر کانٹا نکالنا ہو اور اس کے لئے سوئی چبھونی پڑے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اور اکثر ہم میں سے جانتے ہیں کہ انسان کتنی کتنی احتیاطوں سے اس سوئی کی نوک کو زخم کے منہ میں داخل کرتا ہے تاکہ اس کی نوک پر آجائے اور بغیر تکلیف کے وہ باہر نکل آئے۔ اور ذرا سی بے احتیاطی ہو تو انسان تڑپ اٹھتا ہے۔ پس مومن کو جب یہ ذاتی تجربہ حاصل ہو گیا اور تمام مسلمانوں کی جماعت کی مثال ایک مومن کی ذات سے دے دی گئی تو اس کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ دوسرے مومن پر انسان ظلم کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ جیسے اپنے بدن کو انسان تکلیف نہیں پہنچا سکتا اس طرح اپنے بھائی کو اگر وہ تکلیف پہنچائے تو وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ وہ اس مثال کی حدوں سے باہر جا پڑے گا جو مثال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مومنوں کی جماعت یعنی اپنے سچے حقیقی غلاموں کی جماعت کے متعلق دی ہے۔ پس یاد رکھیں اول تو یہ توقع ہے، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو آپ سے توقع ہے کہ آپ اپنے کسی بھائی کو کسی نوع کا دکھ نہیں پہنچائیں گے۔ "پہنچائیں گے" کی نصیحت میں ایک اور بات ہے، آپ کو یہ توقع ہے کہ "پہنچا سکتے" نہیں ہیں کیونکہ اس معاملے میں آپ بے اختیار ہیں۔ ہر بھائی آپ کے بدن کا جزو بن چکا ہے جو تکلیف آپ اس کو پہنچائیں گے وہ آپ کو محسوس ہوگی اور جو تکلیف مجبوراً پہنچانی پڑے وہ ضرور محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً بعض دفعہ انگلی کاٹنی پڑتی ہے اور میں ذاتی تجربے سے اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ قول سو فیصد یقیناً سچا ہے کیونکہ بعض دفعہ جب ایسی کارروائی کرنی پڑے کہ ایک شخص کو اس کے مسلسل ظلم کی وجہ سے جماعت سے کاٹ کر الگ پھینکنا پڑے تو اسی طرح تکلیف پہنچتی ہے جیسے اپنے بدن کے کسی عضو کو کاٹ کر باہر پھینکنا پڑے۔

پس یہ وہ مثال ہے جو آپ کے اوپر کامل طور پر صادق آنی چاہئے اور پہلی توقع یہ ہے کہ آپ اپنے بھائی پر ظلم کر ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ تو آپ کا جزو بدن بنایا گیا ہے۔ دوسری یہ کہ اگر وہ تکلیف میں مبتلا ہو تو اس سے بے نیاز ہو کر آرام نہیں کر سکتے۔ جہاں جو تکلیف آپ کے سامنے آئے اور دور کرنے کے لحاظ سے آپ کی حد میں ہو، آپ کی پہنچ میں ہو، آپ ضرور کوشش کریں۔ اور اس پہلو سے بھی میں بہت مطمئن ہوں۔ اگرچہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جماعت میں جو ظلم کرتے ہیں اور دوسروں کے حق بھی چھینتے ہیں۔ اگرچہ ایسے لوگ بھی ہیں جو تکلیف دور کرنے کی بجائے تکلیف پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، ان کے شر سے جماعت محفوظ نہیں رہتی مگر ایسے لوگ وہ ہیں جن کو رفتہ رفتہ تقدیر الٰہی نتھار کر ایک طرف کرتی چلی جا رہی ہے اور رفتہ رفتہ وہ ننگے ہو کر جب سامنے آتے ہیں تو وہ اپریشن کرنا پڑتا ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس اپریشن کی دو قسمیں ہیں یہ میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دوں۔ ایک قسم یہ ہے کہ اپنا جزو بدن کاٹا جا رہا ہے، ایک قسم یہ ہے کہ غیر آپ کے بدن میں داخل ہے اور اس حد تک غیر اور تکلیف دہ ہے کہ آپ اسے نکال باہر

پھینکنے میں راحت محسوس کرتے ہیں، دکھ محسوس نہیں کرتے۔

پس دو قسم کے لوگ ہیں جن کو بالآخر جماعت سے باہر نکالنا پڑتا ہے۔ ایک وہ جو شریر ہیں جو فساد رکھتے ہیں اور فساد کرتے ہیں وہ لوگ جن کا حقیقت میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی جماعت یعنی جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں رہتا بلکہ وہ بیرونی شریر ہیں جو جماعت میں گھس کر فتنہ پردازیوں سے کام لیتے ہیں اور محض ایک لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو نکالنے کا دکھ نہیں ہوتا بلکہ جماعت، جس کو وہ تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں ان کی راحت کے خیال سے دل کو راحت پہنچتی ہے اس لئے ذہنی طور پر ایک بات اس رنگ میں نہیں کہنی چاہیئے کہ گویا بہت اچھی بات کہی جارہی ہے خواہ حقیقت سے اس کا تعلق نہ ہو، پس میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ بات کرتے وقت یہ احتیاط کی جائے کہ حقیقت کے دائرے سے وہ بات باہر نہ نکلے۔ پس ہر اپریشن کا دکھ نہیں پہنچتا۔ بعض جراحی کے عمل ایسے ہیں جن سے حقیقتاً راحت محسوس ہوتی ہے اور اس راحت کو محسوس کرنے میں مجھے کبھی کوئی شرم محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ فتنہ پرداز اس جرم کی حد کو پہنچ چکا ہے کہ جس کے بعد یہ ہمارا جزو بدن نہیں رہا بلکہ غیر ہے جو اندر داخل ہو کر ان کو جو جزو بدن ہیں تکلیف پہنچا رہا ہے۔ پس جب ایک شیشے کا ٹکڑا پاؤں میں سے کھینچ کر باہر نکالا جائے، جب کہ ایک کانٹا نکالا جائے، جب کوئی دبی، چھپی ہوئی گولی اندر سے نکال کر باہر کی جائے تو کبھی تکلیف نہیں پہنچتی۔ یہ جھوٹ ہوگا اگر آپ یہ کہیں کہ ہمارے بدن سے ایک چیز نکلی اور ہمیں بڑا دکھ پہنچا۔ راحت محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس سارے ماؤف حصے کو چین آجاتا ہے جہاں اس بیرونی چیز نے ایک مصیبت بپا کر رکھی تھی۔ دکھ ان کا ہوتا ہے جو بعض دفعہ غلطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر وہ جماعت احمدیہ کا ہی جزو رہتے ہیں، جماعت سے نکالنا ان کو بے قرار کر دیتا ہے، ان کی زندگیاں ان پر اجیرن ہو جاتی ہیں وہ جزو بدن ہی ہیں۔ لیکن بعض مجبوریوں کے پیش نظر بعض ایسی غلطیوں کے پیش نظر جن کو نظام جماعت نظر انداز نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہوتا ہے، انہیں جب نکالنا پڑتا ہے یا انہیں جب سزا دینی پڑتی ہے تو حقیقتاً ایسی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسے اپنے کسی بدن کے حصے کو انسان سزا دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں، "وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور اسے بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا"۔ تکلیف دور کرنا ایک الگ بات ہے۔ بے یارو مددگار نہ چھوڑنا ایک اور بات ہے۔ یعنی کئی لوگ آپ کو اپنی سوسائٹی میں ایسے دکھائی دیں گے جن کے پاس کوئی کام نہیں ہے، جو کسی قسم کی روزمرہ کی زندگی کی بقا کی جدوجہد میں تکلیفیں اٹھا رہے ہیں اور بظاہر وہ آپ سے الگ ہیں لیکن اگر ساری جماعت کو ان کی تکلیف کا احساس نہ ہو اور اپنے بے یارو مددگار بھائیوں کی مدد کے لئے ذہن بے چین نہ ہو اور بے قرار نہ ہو تو پھر اس حدیث کا پورا اطلاق ان پر نہیں ہوگا۔ مسلمان کا حصہ تو ہیں کیونکہ وہ دکھ نہیں پہنچاتے اور واضح کھلا کھلا دکھ اگر کسی کو پہنچ جائے تو مدد بھی کرتے ہیں، ACCIDENT ہو جائے یا اور بیماری کی تکلیف ہو تو کوشش کرتے ہیں کہ وہ دور کی جائے لیکن میں اس سے اگلے مقام کی بات کر رہا ہوں جس کی طرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کا کوئی ناصر، کوئی معین، کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ اکیلے اپنی زندگی کی جدوجہد میں مخالف طاقتوں سے لڑ رہے ہیں اور مدد چاہتے ہیں مگر ہو سکتا ہے ان کی غیرت کا تقاضا ہو وہ آپ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

تلاش کریں ایسے لوگوں کو، نظر رکھیں ان پر، اور جو خدا تعالیٰ نے آپ کو صلاحیتیں بخشی ہیں، ان صلاحیتوں سے ان کو بھی حصہ دیں۔ اگر ایک شخص ہے جو تجارت کرنا نہیں جانتا اور آپ میں سے ایسا ہے جو تجارت کے فن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالا مال کیا گیا ہے، خوب اچھی طرح اسے تجارت کے داؤ پیچ آتے ہیں اور وہ اللہ کے فضل سے ان سے بہترین استفادہ کر رہا ہے تو اس کا اس حدیث کی رو سے یہ فرض ہوگا کہ وہ نظر دوڑائے۔ ایسے لوگ جو ان باتوں سے ناآشنا ہیں اور ضرورتمند ہیں، نہ ان کو نوکریاں مل رہی ہیں، نہ کوئی اور کام میسر ہے۔ ان کو اپنے ساتھ لگائیں، پیار کے ساتھ رفتہ رفتہ ان کو سنبھالیں اور اپنے پاؤں پر کھڑا کریں۔

> **اپنے میں سے گرے پڑے ایسے لوگوں کی بحالی کے لئے کوشاں ہوں جو بعض مجبوریوں یا حادثات کے نتیجہ میں ایک حال کو پہنچ گئے ہیں۔ ان کے وقار اور عزت نفس کی حفاظت کی خاطر کوشش کریں کہ وہ کسی رنگ میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں**

یہ جو نصیحت ہے اس ضمن میں ایک احتیاط کی بھی ضرورت ہے اور ضروری ہے کہ آپ کو جس راہ پر چلایا جائے اس کے گڑھوں سے بھی واقف کیا جائے۔ اس راہ پر چلتے ہوئے جو چور اچکے ان راہوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں ان سے بھی واقفیت کرائی جائے ورنہ آپ آنکھیں بند کر کے یہ قدم اٹھائیں تو نقصان کا بھی خطرہ ہے۔ بعض لوگ اپنی بعض بد عادتوں کی وجہ سے اس حالت کو پہنچتے ہیں کہ ان کی مدد کرنا بھی نقصان کا سودا ہے۔ اور ان کو اگر آپ اپنی تجارت میں شامل کریں گے تو ہرگز بعید نہیں کہ آپ کو شدید نقصان پہنچا دیں۔ بعض لوگوں کو آرام سے زندگی بسر کرنے کی عادت ہو چکی ہوتی ہے۔ قرض لے کر وہ بے تکلفی سے کھاتے ہیں اور ان کو احساس نہیں ہوتا کہ جس بھائی سے وہ قرض لیا ہے اس کی بھی ضرورتیں ہیں۔ بعض تو بے حد مجبور ہیں، معمولی ضرورت کا قرض لیتے ہیں اور بے اختیار ہیں کہ واپس نہیں کر سکتے۔ ایسے بھائیوں کا فرض ہے جنہوں نے ان کو قرض دیا ہو کہ حتی المقدور ان سے نرمی کریں اور کوشش کریں کہ وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ان کے بوجھ اتار سکیں، ان کے قرض اتار سکیں۔ لیکن اگر نہیں تو معاف کرنے کا بھی سوچیں لیکن یہ اور طبقہ ہے۔ ایک ایسا طبقہ ہے جس کا ہاتھ قرض میں کھلا ہوتا ہے اس کی روزمرہ کی زندگی کی ضرورت جس قناعت کے طریق سے پوری ہو سکتی ہے وہ نہیں پورا کرتے۔ وہ ایسا کھلا ہاتھ رکھتے ہیں جس کا خدا تعالیٰ نے ان کو حق نہیں دیا ہوا۔ ان کی معاشی حالت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ ہاتھ روک کر، تنگی ترشی کے ساتھ گزارہ کریں، اپنے بچوں کا خیال رکھیں، اپنے مستقبل بنانے کی کوشش کریں۔ اس کی بجائے وہ کھلا ہاتھ خرچ کر کے یوں لگتا ہے جیسے بہت امیر کبیر لوگ ہیں ایسے لوگ تجارت کے لائق نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کی جب تک اصلاح نہ کی جائے اس وقت تک اگر انکو تجارتوں میں آپ شامل کریں گے تو یہ آپکو بھی نقصان پہنچائیں گے اسلئے جو کھلے دل کے تاجر ہیں ان کو یہ احتیاط لازم ہے کہ اگر کسی بھائی کی مدد کریں تو اس کی اخلاقی قدروں پر نظر ڈالیں۔ اس کی صلاحیتوں پر نظر ڈالیں اور اس ضمن میں قرآن کریم کا رہنما اصول ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ قرآن کریم نے جہاں یتامیٰ کی خبر گیری کی

تعلیم دی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایسے یتامیٰ ہوں جن کا مال بحیثیت قوم کے تمہارے سپرد ہو یعنی ان کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں، وہ چھوٹی عمر کے ہیں اور ان کے اموال ہیں جو قوم کے قبضے میں ہیں یعنی قوم کی طرف سے جو بھی نگران مقرر کئے گئے ہیں ان کے قبضے میں ہیں فرمایا وہ مال ان کو اس وقت تک نہیں لوٹانا جب تک ان میں رشد کے آثار نہ دیکھو، جب تک انہیں یہ سلیقہ نہ آجائے کہ خود اپنے مال کی کیسے حفاظت کی جاتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان گہرا اقتصادی بقا کا اصول ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ مراد یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ مال ان کا ہے وہ کہہ سکتے ہیں تم کون ہوتے ہو ہمارے مال پر تسلط سے ہمیں روکنے والے۔ فرمایا کہ تم ان کو کہہ سکتے ہو کہ ہم تو کچھ نہیں لیکن ہمارا خدا تمہیں اس تصرف سے اس لئے روکتا ہے کہ تم اس بات کے اہل نہیں ہو۔ اس لئے قوم کو یہ حق دیدیا ہے کہ اپنے بیوقوفوں کے مال پر، ان کے اپنے مال پر بھی ان کو تصرف نہ کرنے دو جب تک رشد کے یعنی عقل اور فہم کے آثار ان میں نہ دیکھو جب تک تربیت کر کے ان کو اس لائق نہ بنا دو کہ وہ خود اپنے مال کی حفاظت کر سکیں۔ پس اگر وہاں یہ اصول ہے تو جہاں آپ اپنا مال دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہوں، خواہ وہ نیک نیتی سے رکھتے ہوں، وہاں یہ احتیاطیں بدرجہ اولیٰ لازم ہیں اگر ان احتیاطوں میں آپ نے پورے انہماک سے کام نہ لیا تو ایسے لوگ پھر نقصان بھی پہنچا دیں گے اور پھر اکثر ایسے لوگ ناشکرے بھی رہتے ہیں۔ آپ ان کی مدد کریں گے، آپ ان کے سپرد کام کریں گے، کچھ پیسے کھا جائیں گے، کچھ تجارت کے مال کا نقصان پہنچا جائیں گے۔ اور بعد میں باتیں بنائیں گے کہ ہمارا اس نے کھا لیا ہے۔ ہم نے اس کی خاطر اتنی محنت کی، ہم نے اس کے لئے ایسے ایسے ٹھیکے حاصل کئے اور آخر پر نکلا یہ کہ ہمیں دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ عمر بھر کی بدنامی آپ کے ساتھ لگی رہے گی۔ یہ تو درست ہے کہ اگر خدا کی خاطر آپ ایسا کریں گے، گرے پڑوں کو سہارا دینے کے لئے ایسا کریں گے تو آخرت کا اجر تو آپ کا یقینی ہے لیکن مومن کو تو "فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ" کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ سکھایا گیا ہے کہ محض ایسے کام نہ کرو کہ آخرت میں جن کا اجر دیکھو، ایسے کام کرو اور ایسے نیک پھلوں کی دعائیں کرو کہ اس دنیا میں بھی تمہیں حاصل ہوں اور تمہارے لئے فائدہ مند ہوں اور آخرت میں تو بہرحال اس سے بہت زیادہ فوائد تمہارے انتظار میں، تمہاری امانت رکھیں گے۔ وہ کام گویا آپ کے نیک اجر کے امین بن جاتے ہیں۔

> **اپنی طبیعت کے تجسسات پر نفرت کی نگاہ ڈالیں۔ ان کو چھوڑ دیں یہ کمینی لذتیں ہیں ان سے گھروں کے امن اٹھ جاتے ہیں۔**

تو ان معنوں میں میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے میں سے گرے پڑے ایسے لوگوں کی بھلائی کے لئے کوشاں ہوں جو کسی بدعادت کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض ایسی مجبوریوں یا حادثات کے نتیجے میں ایک حال کو پہنچ گئے ہیں۔ محض کچھ پیسے دے کر ان کو زندہ رکھنا ان کی عزت نفس کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب آپ ان کو خود اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کر دیتے وہ سوسائٹی کا ایک معزز جزو نہیں بن سکتے۔ آپ کے نزدیک معزز ہو بھی جائیں تو ان کا اپنا ضمیر ان کو ہمیشہ ملامت کرتا رہے گا۔ اس لئے ان کے وقار اور ان کی عزت نفس کی حفاظت کی خاطر کوشش کریں کہ وہ کسی رنگ میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ لیکن اس رنگ میں کوشش نہ کریں کہ خود تو کھڑے نہ ہو سکیں، آپ کو بھی لے ڈوبیں اور آپ کو بھی اس حال کو پہنچا دیں جس حال کو وہ بدنصیب آپ پہنچے ہوئے ہیں۔ پس ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر جس حد تک ممکن ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کریں کہ آپ اپنے بے یار و مددگار بھائی کو بے یار و مددگار نہ چھوڑیں۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔"

اور یہ بھی ایک ایسا ارشاد ہے جو سو فیصدی قطعیت کے ساتھ تجربے میں درست دکھائی دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص محض اپنی ضروریات کی تکلیف میں مبتلا رہتا ہے اور ہر وقت اس کے ذہن پر یہ دباؤ ہے کہ میری فلاں ضرورت پوری نہیں ہوئی، فلاں ضرورت پوری نہیں ہوئی، وہ خود بھی دعائیں کرتا ہے نیک ہونے کی وجہ سے، اور بسا اوقات مجھے بھی دعاؤں کے لئے لکھتا ہے، اور اس کی تمام شخصیت کھل کر میری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے کیونکہ اس کا فکر اس کا ہم و غم صرف اپنی ذات کے لئے ہے۔ ایک اور قسم کا احمدی بھی ہے جو اپنے لئے بھی دعا کے لئے لکھتا ہے، اپنے بعض دوسرے مجبور بھائیوں کے لئے بھی دعا کے لئے لکھتا ہے اور فکر کرتا ہے کہ اس کو یہ تکلیف ہے، اس کو یہ تکلیف ہے اس کے لئے بھی دعا کریں، اس کے لئے بھی دعا کریں۔ اس کی شخصیت بھی کھل کر میرے سامنے آجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی کے دائرے میں شمار ہونے کے زیادہ لائق ہے کیونکہ وہ دوسروں کی فکر میں رہتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو پھر اس فکر کو اور بڑھا کر دین کی فکر کو اتنا اپنے اوپر غالب کر لیتے ہیں کہ بعض دفعہ ان کے خطوں میں کسی اپنی ذاتی، کسی دوست کی ضرورت کا بھی کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ہر وقت یہ فکر ہے کہ دین کی یہ ضرورت پوری ہو، دین کی وہ ضرورت پوری، جماعت کی تربیت میں کمزوری ہے، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ ہم اس کمزوری کو دور کر سکیں۔ تبلیغ میں یہ کمزوری ہے اور دیگر مسائل جماعت کے یہ ہیں پس ایسے لوگوں کے خط ان مشکلات کے ذکر سے بھرپور ہوتے ہیں جو ان کی ذات سے تعلق نہیں رکھتیں۔ ایسے لوگ کیا گھاٹا کھانے والے ہیں؟ کیا ان کا سودا نقصان کا سودا ہے؟ جن کو اپنی ہوش نہیں باقی ہر چیز کی گویا ہوش ہے۔ اپنے بھائیوں کی ہے، دین کے کاموں کی ہے، دین پر پڑنے والی مصیبتوں کی ہے، گویا اپنی ذات پر، اپنے عزیزوں پر مصیبت ہی کوئی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ گھاٹا کھانے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی دور کرتا ہے بلکہ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے وہاں سے بات شروع فرمائی ہے۔ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ تو یہ امر واقعہ ہے اور میں اپنے ذاتی وسیع تجربے سے آپ کو بتاتا ہوں یعنی جماعت احمدیہ کے ساتھ جو میرا وسیع تعلق ہے اور ساری دنیا کے جماعت کے حالات پر کسی نہ کسی رنگ میں نظر رکھتا ہوں کہ ایسے لوگ جو اپنے بھائی کی ضرورت میں مگن رہتے ہیں، ان کا خیال رکھتے ہیں، جو جماعتی ضروریات کی خاطر اپنی ضروریات کو بھلا بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کو بھلاتا نہیں۔ ان کی سب ضروریات کا خود خیال رکھتا ہے اور بسا اوقات دعا کیلئے ہاتھ اٹھنے سے پہلے وہ ان کی ضروریات کو دعا سمجھ کر قبول فرما لیتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔

> **ایسے لوگ جو اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں جو جماعتی ضروریات کی خاطر اپنی ضروریات کو بھلا بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی سب ضروریات کا خود خیال رکھتا ہے اور بسا اوقات دعا کیلئے ہاتھ اٹھنے سے پہلے وہ ان کی ضروریات کو دعا سمجھ کر قبول فرما لیتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔**

پس بہت ہی محفوظ زندگی ہے۔ ایسے مومن کی جس کا نقشہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس نصیحت میں کھینچا ہے اس سے بہتر اور کیا تصور ہو سکتا ہے کہ آپ خدا کے بندوں کی ضرورتوں میں مگن رہیں۔ آپ کی طاقت تو کم ہے آپ تو وہ سب ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے لیکن آپ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے آپ کی پشت پر وہ دُنیا کا خالق و مالک کھڑا ہو جائے جس کی طاقت میں ہر چیز ہے اس سے اچھا بھی کوئی سودا ہو سکتا ہے؟ کتنا عمدہ، کیسا پیارا، کیسا نفع بخش سودا ہے کہ اپنی ادنیٰ طاقتوں کو آپ نے خدا کے بندوں کے لئے وقف کر دیا یا خدا کی جماعت کی ضروریات کے لئے وقف کر دیا اور اس کی طاقتیں حاصل کر لیں جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ پس بہت ہی عظیم الشان نصیحت ہے یہ۔ اس پر کان دھریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں کیونکہ یہ سو فیصدی سچی بات ہے آپ کی ساری تکلیفوں کے حل ہونے کا راز اس میں پوشیدہ ہے۔ فرماتے ہیں جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کر دیتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔

پردہ پوشی کا مضمون بھی اسی طرح بدن سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ باقی سب اُمور جو میں نے بیان کئے ہیں ایک بدن کی مثال سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک انسان جب دیکھتا ہے کہ کسی جگہ سے وہ بے پردہ ہو رہا ہے تو فوراً بے اختیار اس کا ہاتھ اپنے اس قمیص کی طرف یا اس کپڑے کی طرف جائے گا جو ننگے بدن کو ڈھانپ لے اور بعض دفعہ بجلی کی سرعت سے بغیر سوچے سمجھے از خود ہاتھ حرکت کرتا ہے۔ احساس ہو کہ کہیں سے میں ننگا ہو رہا ہوں اور اپنے جرموں پر بھی اور اپنی کمزوریوں پر بھی پردہ ڈالنے کے لئے تو انسان اتنی اتنی کوششیں کرتا ہے کہ بعض دفعہ وہ کوششیں دھوکہ دہی تک پہنچ جاتی ہیں۔ شرم سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنا اور ان پر پردہ ڈالنا اور بات ہے لیکن دھوکہ دہی کی خاطر جو نہیں ہے وہ دکھانا وہ اور چیز ہے۔ تو پردہ پوشی بعض دفعہ بے احتیاطی کے ساتھ کی جائے، اور انسان کا ضمیر عموماً اس معاملے میں انسان کو بے احتیاطی پر مجبور کر ہی دیتا ہے تو وہ دکھاوے پر منتج ہو جاتی ہے، وہ منافقت پر منتج ہو جاتی ہے، اتنا گہرا مادہ انسان کے اندر اپنے ننگ اور عیوب کو ڈھانپنے کا فطرۃً ودیعت کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں نے تمہیں ایک بدن قرار دے دیا، جب تم سے مجھے یہ توقعات ہیں کہ ایک جسم کی طرح اپنے تمام بھائیوں سے سلوک کرو گے جس طرح ایک جسم کے ہر عضو سے تمہاری روح، تمہارا دماغ، تمہارا شعور سلوک کرتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ جس طرح اپنی پردہ پوشی کرتے ہو غیر کی بھی پردہ پوشی کرو۔ اور پردہ پوشی کے مضمون میں اس دُنیا کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔ ضرورتیں پوری کرنے کے مضمون کا جہاں تک تعلق ہے وہاں یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری کر دے گا۔ پردہ پوشی کے تعلق میں اس دُنیا کا ذکر ہی کوئی نہیں قیامت تک بات پہنچا دی۔ یہ اس بات کی گہری اور قطعی دلیل ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اللہ کے نور سے کلام کرتے تھے۔ اور یہ حدیث یقیناً سچی حدیث ہے۔ کیونکہ ایک عام باتیں کرنے والا انسان، عام نصیحت کرنے والا انسان از خود اس موقع پر یہی کہے گا کہ تم کسی کی پردہ پوشی کرو خدا تمہاری یہاں پردہ پوشی کرے گا۔ اچانک اس بات کو اُٹھا کر قیامت تک پہنچا دینا اس میں ایک گہری حکمت ہے۔ باقی تمام ضرورتوں کا تعلق دُنیا سے ہے اور قیامت کی پردہ پوشی کا مطلب یہ ہے کہ اس دُنیا کی پردہ پوشی اس میں شامل ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کے عیوب اس دُنیا میں ننگے نہیں ہوں گے مگر قیامت کے دن ضرور ننگے کئے جائیں گے۔ پس آخری پردہ پوشی وہی ہے جو قیامت کے دن ہو گی اور قیامت کے ذکر میں دُنیا کی پردہ پوشی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھلا نہیں دیا، نظر انداز نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا ہے کہ وہ دن جبکہ دُنیا میں سب ڈھکے ہوئے پردے اگر خدا چاہے گا تو اُتار دیئے جائیں گے اور ہر ڈھکے ہوئے بدن کو ننگا بدن دکھایا جائے گا اس دن تمہاری بھائی کی پردہ پوشی تمہارے کام آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارے عیوب کا پردہ بن کر تمہاری کمزوریوں کے سامنے آ کھڑی ہو گی۔ اگر وہاں پردہ پوشی ہے تو اس دُنیا میں لازماً ہے یہ اس کے اندر شامل بات ہے۔ کیونکہ وہ دُنیا جس نے یہاں کسی کا ننگ دیکھ لیا، قیامت کے دن دوبارہ دیکھے نہ دیکھے، باخبر تو ہو گی مگر وہ پردہ پوشی اس مضمون کا انتہائی مقام ہے۔ تم نہ یہاں ننگے کئے جاؤ گے نہ وہاں ننگے کئے جاؤ گے۔ اتنی عظیم الشان خوشخبری ہے اور سب سے زیادہ دُنیا اس بات سے غافل ہے۔ اپنے بھائی کے عیوب کو تلاش کرنا جس کے خلاف قرآن کریم کی واضح نصیحت موجود ہے، ہدایت ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا ہرگز تجسس اختیار کر کے اپنے بھائیوں کی کمزوریوں کو نہ پکڑا کرو اس سے کلیۃً غافل بلکہ آگے بڑھ کر کمزوریاں تلاش کرتے، ان کے متعلق باتیں کرنے، سوسائٹی میں وہ خبریں پھیلانے اور خاص طور پہ عورتوں میں یہ بیماری ہے اور مردوں میں بھی ہے۔

> **وہ دن جبکہ دُنیا میں سب ڈھکے ہوئے پردے اگر خدا چاہے گا تو اُتار دیئے جائیں گے اس دن تمہاری بھائی کی پردہ پوشی تمہارے کام آئے گی۔**

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے پردہ پوشی کے مضمون کو تو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے۔ جب میں نے یہ ذکر کیا کہ باقی انبیاءؑ کی نصیحتیں دیکھ لیں اور مقابلہ کر کے دیکھیں تو بعض غیر مذاہب والے جب اس بات کو سنتے ہیں یا سنیں گے تو وہ سمجھتے ہوں گے کہ شاید اپنے نبی کی تعریفیں تو ہر ایک کرتا ہی ہے۔ مگر جب میں مضمون بیان کر رہا ہوں اس پر دیانتداری سے غور تو کر کے دیکھیں کوئی ایسی مثال تو نکال کے دکھائیں کہ کسی دُنیا کے نبی نے پردہ پوشی کے مضمون کو اس شان سے بیان کیا ہو اور اس تفصیل سے بیان کیا ہو اور اس گہری حکمت اور فراست سے بیان کیا ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جو تعلیم اُتری ہے اس نے اس کے سارے پہلوؤں کو ڈھانپ لیا ہے۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ فرمایا کہ ذکر کرنا تو بعد کی بات ہے، نظر ہی نہ ڈالو، تلاش ہی نہ کرو۔ تمہارے سامنے اگر کسی کی کمزوری آ جاتی ہے تو اس سے بھی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرو۔ بعض معاملات میں اس کی اجازت نہیں ہے اس کا ذکر بھی ضروری ہے۔ لیکن وہ میں بعد میں کروں گا۔ عام طور پر جو بھائیوں کی کمزوریاں ہیں ان کے متعلق یہ تعلیم ہے اور اس ضمن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تعلیم کو اس حد تک آگے بڑھا دیا ہے کہ وہ زمانہ جب کہ خط و کتابت کا رواج ہی نہیں تھا، شاذ کے طور پر لوگ خط لکھا کرتے تھے، اس وقت یہ تعلیم دی کہ کسی کا خط نہ پڑھو۔ حالانکہ یہ مضمون آج کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور آج بھی بہت بیوقوف اور متجسس لوگ ایسے ہیں جو چوری ایک دوسرے کے خط پڑھتے، پھر ان کو احتیاط سے کھولتے اور اسی طرح بند کرتے ہیں اور بتاتے ہیں گویا ہمیں پتہ نہیں لگا اور گھر میں بہو بیٹیوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ بعض لوگ گھر میں کسی کی بیٹی آ جائے تو یہ دیکھنے کے لئے کہ اپنے ماں باپ کو کیا لکھتی ہے یا اس کے ماں باپ اس کو کیا لکھتے ہیں وہ اس کے خطوں کو اس طرح خفیہ خفیہ کھولتے اور اس کے ارادوں کو معلوم کرتے ہیں حالانکہ یہ شدید گناہ ہے۔ ایسی بات ہے جیسے جہنم کی آگ اپنی آنکھوں کے لئے مانگی جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بڑی تنبیہ کے ساتھ اس بات سے منع فرمایا ہے۔

آج کل ایک ایسی چیز بھی ایجاد ہو چکی ہے جو اس زمانے میں نہیں

نہیں مگر خط کا مضمون اس پر بھی حاوی ہے اور وہ ٹیلیفون ہے بعض لوگ بڑی عمر کو پہنچ جاتے ہیں لیکن ایسے بیوقوف اور بیمار ہوتے ہیں کہ ان کو مزہ ہی اس بات میں آتا ہے، یہی چسکا بنایا ہوا ہے زندگی کا، کہ گھر میں بیٹھے لوگوں کے فون سن رہے ہیں اور یورپ میں تو ایسے لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی یہ بن چکا ہے کہ بعض آلات کے ذریعہ وہ لوگوں کے ٹیلیفون سنتے ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں ایک مشہور واقعہ ہوا جس کے ساتھ سارے ملک میں بڑی دیر تک شور پڑا رہا کہ ایک شہزادی کے ٹیلیفون کو ایک خادم آدمی نے اسی طرح بعض خاص آلات کے ذریعے سننا شروع کیا، اس کی ریکارڈنگ کی، اس ریکارڈنگ کو اخبارات کے سامنے بیچا اور اس پہ تجارت کی، اس طرح اس کی بدی اور فطری کمزوری کی تشہیر کی اور انہوں نے ٹیلیفون کال کی بڑی قیمت مقرر کر دی کہ یہ پیسے دو گے تو پھر تمہیں ہمارا وہ ٹیلیفون نمبر ملے گا جہاں تم کچھ دیر کے لئے وہ ریکارڈنگ سن سکو گے جو اس شہزادی نے اپنے طور پر کسی سے کی تھی۔ اور پتہ لگا کہ اتنا زیادہ کالوں کا رجحان تھا کہ وہ فون بار بار "ڈراپ" کر جاتا تھا۔ اور بڑی بڑی رقمیں خرچ کر کے لوگ چسکے لینے کے لئے اس پرائیویٹ گفتگو کو سنتے تھے۔ تو دیکھیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انسان کے ذاتی امور کی حرمت کو کس شان سے بیان فرمایا ہے۔ کیسی پاکیزہ سوسائٹی کو جنم دیا ہے جس کا تصور آج چودہ سو سال بعد بھی ایسے ملک میں بھی موجود نہیں جو اپنے آپ کو "سویلائزیشن" کے بلند ترین مقام پر بیان کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ "ڈیماکریسی" اور انسان کے ذاتی حقوق کے جیسے ہم علم بردار ہیں ایسے دنیا میں اور کوئی نہیں اور امر واقعہ بھی یہ ہے کہ دنیا کی نسبتوں سے جیسا انگلستان کو "ڈیماکریسی" کے اوپر فخر کا حق ہے ویسا دنیا میں اور کسی قوم کو نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے باوجود نفسی آزادی اور نفسی حق کی حفاظت کا وہ تصور وہاں نہیں ملتا جو چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور اسی میں جیسا کہ میں نے خط کے تعلق سے بیان کیا ہے ٹیلیفون کال الگ بیٹھ کر باتیں کرنا یہ ساری چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور تجسس سے آپ کو روکا گیا ہے اور ساتھ یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ اگر سن لو تو پھر اپنے تک رکھو پھر پردہ دری نہ کرنا۔ جہاں یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم پردہ پوشی کرو گے تو اللہ قیامت کے دن تمہاری پردہ پوشی فرمائے گا وہاں اس میں یہ تنبیہ بھی شامل ہے کہ اگر پردہ دری کرو گے تو قیامت کے دن تمہاری پردہ پوشی کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اور جس کی قیامت کے دن پردہ دری ہو گی اس کی دنیا میں بھی پردہ دری ہوتی ہے۔

پس اس بہت ہی پاک اور گہری نصیحت کو اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے غیر معمولی اہمیت دیتے ہوئے اختیار کریں اگر آپ ان چند نصیحتوں کو اختیار کریں جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور ایسی بہت سی ہیں جن کا بعد میں انشاء اللہ اس خطبات کے سلسلے میں ذکر آتا رہے گا تو آپ اپنے معاشرے کو جنت نشان معاشرہ بنا سکتے ہیں۔ اپنی طبیعت کے تجسسات پر نفرت کی نگاہ ڈالیں۔ ان کو چھوڑ دیں یہ گھٹیا لذتیں ہیں، ان سے کوئی فائدہ نہیں، ان سے گھروں کے امن اُٹھ جاتے ہیں۔ ایک بھائی کو اپنے بھائی پر اعتماد باقی نہیں رہتا۔ ایک بہو کو اپنے خسر یا اپنی ساس پر اعتماد باقی نہیں رہتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارے میری جستجو میں ہیں، اس طرف لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح میری کوئی مخفی بات کسی کے علم میں آجائے۔ چنانچہ یہ ہوتا ہے اور اس حد تک ہوتا ہے کہ بعد میں جب مقدمات چلتے ہیں تو بعض دفعہ مجھے لکھا جاتا ہے کہ ہم نے خود اس بہو کا خط پکڑا ہوا ہے اس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی اب بتائیں ہمارا رویہ درست ہے کہ نہیں۔ ان کو میں کہتا ہوں تمہارا رویہ رتم جو کچھ ہو ایک شیطانی رویہ تھا۔ تمہیں کوئی حق نہیں تھا کہ اپنی بہو کے ایسے خط کو پڑھو اور کوئی حق نہیں ہے کہ اب ایسے علانیہ

ہیں یا میرے سامنے پیش کرو۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحتوں کو غیر معمولی اہمیت دیں آپ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں بھی قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کی امن کی ضمانتیں دی گئی ہیں اس ضمانت کے نیچے آجائیں، اسی کا سایہ ہے جو امن بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد اقامت صلوٰۃ سے قبل حضور نے فرمایا:

"جو دوست باہر سے آئے ہوئے ہیں ان کو ان کے ساتھی یہ سمجھا دیں کہ ہم نمازیں جمع کریں گے اور عصر کی نماز دوگانہ ہوگی۔ جو مسافر ہیں جو آج کے اجلاس میں شرکت کے لئے دوسرے شہروں سے آئے ہیں وہ میرے ساتھ ہی دوگانہ رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیں گے جو مقامی دوست ہیں وہ بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو کر اپنی روزمرہ کی عصر کی چار رکعتیں پوری کریں گے۔" (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

ایک احمدی نوجوان کو WINNERS IN LIFE ایوارڈ

الحمد للہ عزیزم منظور احمد صاحب ندیم آف بھدرک جو عرصہ تین سال سے بمبئی میں کینسر کے علاج کے سلسلہ میں مقیم ہیں اُن کو ادارہ CANCER PATIENTS AID ASSOCIATION کی طرف سے مورخہ ۲۱/۵/۹۴ کو بمقام دادی۔ بی چوہان ہال فرمانا پوائنٹ میں پریس رپورٹروں اور خصوصی ڈاکٹروں کی موجودگی میں ایوارڈ WINNERS IN LIFE دیا گیا۔

یہ ایوارڈ ادارہ مذکورہ نے ایسے سات افراد کو دیا جو کینسر جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہونے کے بعد علاج کروا کر صحت یاب ہوئے اور زیادہ وقت ہمت اور استقلال کے ساتھ سوشل ورک میں گذارتے ہیں۔ ندیم بھی اُن میں سے ایک ہیں۔ عزیز کو کینسر کی وجہ سے متعدد آپریشن کروانا پڑے۔ اور بائیں ٹانگ کاٹ دینا پڑی اس کے باوجود یہ نوجوان سائیکل پر مختلف ہسپتال میں زیر علاج اور مایوس مریضوں کے پاس جا کر اُن کو تسلّی دیتے اور علاج کے سلسلہ میں رہنمائی کرتے ہیں۔

ایوارڈ ملنے کے بعد عزیز نے حضور انور کی خدمت میں دُعا کے لئے لکھا کہ آقا دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اسلام کی بھی نمایاں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ موصوف اس وقت کمپیوٹر کورس بھی کر رہے ہیں۔ اس تقریب کی نمایاں خبریں مختلف اخبارات میں وضاحت سے آئی ہیں۔ احباب سے عزیز کے ثبات عزم کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ عزیز چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں اگر کوئی کینسر کے مریض اُن سے رہنمائی چاہتے ہوں تو اُن سے رابطہ پیدا کریں انشاء اللہ مناسب معلومات بہم پہنچائی جائیں گی۔

(خاکسار۔ صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ بمبئی)

اُڑیہ زبان میں کیسٹ دستیاب ہیں

خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر نظموں کی چند آڈیو کیسٹ (Audio cassettes) تیار کی ہیں جو چار volumes پر مشتمل ہیں۔ اس سیٹ میں درثمین۔ کلام محمود۔ کلام طاہر اور دیگر احمدی شاعروں کی تازہ ترین منتخب نظمیں اُڑیسہ کے اچھی آواز کے ماہرین سے انفرادی اور مجموعی طور پر ریکارڈ کی ہے۔ جو تعلیمی تربیتی اور تبلیغی میدان میں بہت مفید ثابت ہوں گی۔ انشاء اللہ قیمت فی SET/-۹۰ روپے اور فی کاپی /-۲۰ روپے ہوگی ڈاک خرچ الگ ہے Advance رقم اگر بھیجنی ہو تو اپنے پورے پتہ کے ساتھ ارسال کریں۔ خاکسار کا پتہ درج ذیل ہے۔

EV. ROUSHAN AHMAD KHAN. DIVSSION-III. B.D.A.
AKASH SOVA. BHUBANESWAR. (ORISSA) ۔

دلچسپی رکھنے والے احباب استفادہ کریں۔ (روشن احمد کھو بنیشور)

شکریۂ احباب

مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر کو ان کے بیٹے مکرم محمد الیاس منیر صاحب اور ان کے ساتھیوں (اسیران راہِ مولا) کی رہائی پر احباب جماعت کی طرف سے مبارکبادی کے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان کے جواب میں محترم موصوف نے ذیل کا مضمون "شکریہ احباب" کے طور پر تحریر فرما کر ادارہ بدر کو ارسال کیا ہے۔ (ادارہ)

آپ کا مبارک نامہ آیا اور ہمارے لئے باعث مسرت بنا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اسیران راہ مولا عزیزم محمد الیاس منیر مربی سلسلہ اپنے چار ساتھیوں (۱۔ رانا نعیم الدین صاحب ۲۔ حاذق رفیق صاحب ۳۔ عبد القدیر صاحب ۴۔ نثار احمد صاحب) سمیت سنت یوسفی والی ۔ بضع سنین ۔ کی آخری حد نو سال پوری فرما کر ۲۰ مارچ ۱۹۹۴ء کو بخیریت گھر واپس پہنچے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

قریباً دس سال آپ نے مستقل مزاجی سے جو دعائیں ان اسیران اور ان کے لواحقین کے لئے کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مقبولیت کا عظیم نشان دکھایا اور ان کی معجزانہ رہائی سے ہم سب کو نوازا۔ اور اس طرح یہ اسیران بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس بشارت کا مصداق ٹھہرے۔

"مبارک ہیں وہ قیدی جو دعائیں کرتے تھکتے نہیں آخر وہ رہائی پائیں گے"

اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا یہ کلام سچ کر دکھایا

"غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو"

لائق صد مبارک ہیں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جو اسیران راہ مولا کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے کرتے نہ تھکتے تھے۔

"وہ خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے"

نیز دوسرے شعر

"ہیں کس کے بدن دیس میں پابند سلاسل
پردیس میں اک روح گرفتار بلا ہے"

کے مطابق آپ کی روح بھی ان اسیران کے ساتھ ہی اب رہا ہوئی ہے جس سے آپ کا دل خوشیوں سے معمور جو آپ کے چہرہ سے چھلک چھلک رہی تھیں M.T.A پر اسے ساری احمدی دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا اور اس پر خوشی کے شادیانے بجائے شکرانے کے نفل ادا کئے ہیں اور خوب جی بھر کر مٹھائیاں کھائیں اور کھلائیں۔ اور اب یہ طویل عرصہ اسیری محض افسانہ بنا ہوا لگتا ہے۔

آخر ایسا کیوں نہ ہوتا دنیا کی تاریخ کا یہ ایک عظیم واقعہ تھا۔ ان اسیران کے لئے دنیا کے سارے براعظموں میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے گذشتہ دس سال اپنے آقا کی اس نصیحت

"اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا — موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی"

پر عمل کرتے ہوئے دعاؤں میں دن رات ایک کر رکھے تھے۔ اب انہوں نے دعاؤں کی قبولیت کا ایک عظیم الشان نشان دیکھا تو ان کے سر اپنے رب کے حضور جھک گئے سچ ہے کہ شکر رب عزوجل خارج از بیان۔ آخر میں خاکسار آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ان معصوم اسیران راہ مولیٰ کی قربانی کو قبول فرمائے اور یہ آزادی ساری جماعت کے لئے مبارک فرمائے اور مزید فتوحات کے دروازے کھولے نیز انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ والسلام خاکسار

(محمد اسماعیل منیر ربوہ)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔
(نائب سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۷۳:۔ میں عاصمہ نکہت زوجہ مکرم اسامہ احمد احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ آثار شریف ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے زیور طلائی (۱) کڑے ہاتھ کے ۳ تولہ وزن (۲) گلے کا ہار ۳ عدد وزن ۸ ۱/۲ تولے (۳) انگوٹھی ۳ عدد ۱ ۱/۲ تولہ کل وزنی سونا ۱۳ تولے موجودہ قیمت ۴۲۵۰۰/۔ روپیہ بنتی ہے۔ (۴) نقری زیور میں چین ۴ تولے ۶۲۲/۔ روپئے قیمت ہے۔ ۵ گھڑی ایک عدد قیمت ۵۰۰/۔ روپئے اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے خاوند کی طرف سے ۲۰۰/۔ روپے جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کرتی رہوں گی حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/۔ روپیہ بذمہ خاوند ہے غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

میرے خاوند کی ماہوار آمد ۳۰۰۰/۔ روپئے ہے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشارت احمد حیدر قادیان	عاصمہ نکہت	اسامہ احمد احمدی

وصیت نمبر ۱۴۹۷۴:۔ میں اسامہ احمد احمدی ولد مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

(۲) میں اس وقت وکالت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار ۳۰۰۰/۔ روپیہ آمد ہوتی ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور آمد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بجا رت کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
قریشی محمد عبد اللہ	اسامہ احمد احمدی	بشارت احمد حیدر قادیان

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے (مینجر بدر)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صـ۱

مروی ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگتا ہے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے اسی نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کو ضرور دو اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ گویا تم نے بدلہ ادا کر دیا۔

حضور نے فرمایا اس حدیث میں چھوٹی چھوٹی کئی باتیں بیان کی گئی ہیں ان کو قریب سے ہو کر دیکھنا اور گہرائی میں اُترنا نہایت ضروری ہے۔ فرمایا جو اللہ کے نام پر پناہ چاہتا ہے اُسے پناہ دو حضور نے فرمایا اللہ کے نام پر پناہ لینے والے ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو خدا کے دشمن ہیں اُن پر یہ مضمون پوری طرح صادق نہیں آتا بلکہ یہاں پر یہ مضمون عام حالات پر اطلاق پاتا ہے کہ کوئی ضرورتمند محتاج ہو تو اس کو پناہ دو اور پناہ کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اپنے گھر میں پناہ دو کیونکہ اگر یہ مضمون ہو تو دنیا کا ہر گھر پناہ گزینوں سے بھر جائے اس لئے حدیث کو اس کے محل اور مواقع کے مطابق سمجھنا ضروری ہے۔ یہاں پر شر سے اور فتنہ سے پناہ مراد ہے یعنی اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم کی درخواست لے کر آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ جتنی استطاعت ہے ظالم کے ظلم سے بچانے کی کوشش کرے اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا کہ آپ نے ایک مرتبہ ابو جہل سے ایک ایسے شخص کی رقم دلوادی جو اسی نے ظالمانہ طور پر دبا رکھی تھی۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ جو اللہ کے نام پر مانگے اس کو رد نہ کرو دیتا ہے کہ اللہ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل و دماغ اور مزاج میں کس حد تک سرایت کر چکی تھی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ کسی کی دعوت رد نہ کرو۔ اس میں یہ فرمایا گیا ہے ازدواج بلکہ اپنے غریب بھائی کی دعوت رد کرنا ایک گناہ ہے۔ سوائے اس کے کہ نہایت انکسار سے اس سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول کرے اس ضمن میں حضور انور نے اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر سب احمدی مجھے دعوت دینے لگیں تو میرے لئے سب کی دعوت قبول کرنا ناممکن ہے اس لحاظ سے اگر میں بعض مرتبہ معذرت کر دوں تو یہ معذرت دعوت رد کرنے میں نہیں آئے گی۔ حدیث کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کو کسی نہ کسی رنگ میں بدلہ ضرور دو اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم از کم دعائے خیر ہی کرو اور دعا اتنی کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے بدلہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

اسی طرح حضور انور نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تو پرہیزگار ہو جا تو سب عبادت کرنے والوں سے بڑھ کر ہو جائیگا۔ اس میں عبادت کی حقیقت بتائی گئی ہے کہ جو شخص عبادت گزار ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہئے کہ بنی نوع انسان کو اس سے فائدہ پہنچے اور ایسا شخص سب سے بڑا عبادت گزار ہوتا ہے

اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فوائد میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اور بیش قیمت احادیث پیش فرما کر محبت اور پیار سے بھرے ہوئے الفاظ اور جذبات کے ساتھ ان کی تشریح فرمائی بالخصوص حضور انور نے جماعت کو قناعت اختیار کرنے بلاوجہ قرض نہ لینے اور خدا تعالیٰ کے شکر کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور نے فرمایا جہاں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "مسلم" کا ذکر کر کے احسان کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس میں مسلم و غیر مسلم ہر دو شامل ہیں اس لحاظ سے نیکی اور بھلائی جیسے کاموں کو محدود نہیں رہنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا لفظ "مومن" اور "مسلم" کے دو دو رُخ ہیں ایک رُخ اللہ کی طرف ہے اور ایک بندوں کی طرف ہے۔ مومن کا ایک مطلب ہے "امن دینے والا" اور ایک مطلب ہے "ایمان لانے والا" جب اللہ سے تعلق میں ہم بات کرتے ہیں تو مراد ہے ایمان لانے والا اور جب بندوں کے تعلق میں ہم بات کرتے ہیں تو اس کے معنی ہیں "امن دینے والا" پس حقیقی مومن وہ ہے جس سے بنی نوع انسان کو امن نصیب ہو

اعلانات نکاح ... نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے نکاح کا اعلان محترمہ امۃ النصیر شریف صاحبہ بنت مولانا محمد شریف صاحب مرحوم سابق مبلغ بلاد عربیہ سے پانچ ہزار کینیڈین ڈالر پر فرمایا۔ اسی موقع پر حضور انور نے عزیزہ عنبرین ناصر صاحبہ کا نکاح محمود احمد صاحب کھوکھر ولد مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر آف لندن کے ساتھ چھ ہزار سٹرلنگ پونڈ پر پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ ہر دو نکاح جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۲

دراصل دینی معاملات میں اپنی برتری قائم رکھنے کی خاطر باقی مسلمانوں کو دین سے غافل وجاہل رکھنے میں ہی انہیں اپنا فائدہ نظر آتا ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج تک نہ تو ان لوگوں کو دین سکھایا گیا اور نہ ہی ان سے معاشرتی تعلقات کو استوار کیا گیا۔

احمدی جہاں جہاں بھی جاتے ہیں وہ ترکل مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں کو اسلام کے بھائی چارے و مساوات اور رواداری کے اصولوں کو سمجھاتے ہیں اور انہیں بتاتے ہیں کہ جن باتوں میں آج تم ملوث ہو اسلام اور مسلمانوں کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں یہ تو غیر اقوام کی قومی بیماریاں ہیں جو تم میں منتقل ہو گئی ہیں۔ لہذا ہم احمدی اسلام کی سنہری تعلیم کی روشنی میں تم کو بتاتے ہیں کہ ترکل مسلمان اور نور باشا یا دیگر مسلمانوں میں کھانے پینے۔ رہنے سہنے اور شادی بیاہ وغیرہ کرنے میں ایک رتی کا بھی امتیاز نہیں برتا جانا چاہیئے۔ افضل و برتر شرف اور صرف وہ ہے جو متقی ہے ورنہ ذات برادری میں کوئی فضیلت نہیں۔ اسلام کی اس سنہری تعلیم کو سُن کر چھوٹی ذات کے سمجھے جانے والے مسلمان جنہیں پتھر پھوڑ وغیرہ بھی کہا جاتا ہے سخت حیران ہوتے اور حیرانی و افسوس کے ملے جُلے جذبات سے ہمارے چہروں کو دیکھتے کہ آج تک باوجود مسلمان ہونے کے ہمیں اسلام کی اس سنہری تعلیم سے غافل رکھا گیا۔

بعض جگہوں پر تو چھوٹی ذات کے کہلائے جانے والے مسلمان اس قدر محرومی و مایوسی کا شکار ہو چکے ہیں کہ وہ دینی تعلیم سکھانے کے لئے آنے والوں سے ملنا بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ بقول ان کے وہ ایسے اسلام کی تعلیم اپنے بچوں تک پہنچا کر کیا کریں گے۔ جو خود اپنے ماننے والوں کے درمیان تفریق کرتا ہے چنانچہ بعض دیہاتیوں نے آندھرا پردیش کے انچارج مبلغ مکرم سلطان احمد صاحب ظفر سے کہا کہ ہماری ذات کے لوگوں میں آپ جہاں بھی جائیں گے ہمارے ہم قوم آپ کو ترکل مسلمان سمجھ کر آپ سے نفرت کریں گے لہذا آپ کو جہاں بھی جانا ہو آپ ہم لوگوں کو ساتھ لے کر جائیں ہم آپ کی طرف سے ان کو بتائیں گے کہ حقیقی اسلام کا چہرہ دیکھنا ہو تو ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ اصل اسلام یہ ہے جو آج ان احمدیوں کے ذریعہ سے ہمیں ملا ہے اس اسلام سے نفرت کی کوئی ضرورت نہیں۔

جماعت احمدیہ آندھرا پردیش بالخصوص مکرم سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ اور مختلف دیہاتوں میں پھیلے ہوئے معلمین کرام نہایت محنت و خلوص سے کام کر رہے ہیں۔ اس طرح سکندرآباد میں مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد نے ایک دیہات میں جس طرح محنت و لگن سے کام کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ آندھرا پردیش میں احمدیوں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین ؛

(منیر احمد خادم)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

ماہ جولائی ۱۹۹۴ء سے لجنات اماء اللہ کا نیا سال شروع ہو گیا ہے گذشتہ سال سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے صوبائی اجتماعات ہندوستان کے ہر صوبہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ اس نئے سال میں تین صوبوں کی طرف سے اجتماعات کی اطلاع موصول ہو چکی ہے دوسرے صوبہ جات بھی جلد اپنے صوبائی اجتماع کا فیصلہ کر کے دفتر لجنہ بھارت کو اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ۔

صوبہ	مقام اجتماع	تاریخ
پنجاب	قادیان	۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار
کیرالہ	پینگاڈی	۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار
اڑیسہ	کرڈاپلی	۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء " " "
بہار	خانپور ملکی	۶-۷ نومبر بروز اتوار۔ پیر ۱۹۹۴ء

چاروں صوبوں کی لجنات کی اطلاع کے لئے مقام اجتماع اور تاریخیں دی جا رہی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ممبرات شامل ہو سکیں۔

— صدر لجنہ اماء اللہ بھارت۔ قادیان

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۱ اگست ۱۹۹۴ء کو شایان شان طریق پر جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کریں۔ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوں۔ ان جلسوں میں زیر تبلیغ غیر از جماعت افراد کو بھی شریک کیا جائے۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ مبارکہ روزی مرزا کا نکاح عزیزم ظہیر الدین قمر صاحب ابن خواجہ رشید الدین صاحب قمر آف لندن کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر قرار پایا ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نکاح کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اعانت بدر ۱۰۰/- روپے ادائیگی کرتے ہوئے قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا محمد اقبال درویش قادیان)

ارشاد نبوی
بجلّوا المشائخ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- بینٹنگ لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

طالبِ دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700087.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
پروپرائیٹر
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
PHONE:- 04524 - 649

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARILAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR QADIAN-143516

FOR DOLOO SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS. POUCHES.
Contact:- TAAS & CO.
P 48. PRINCEP STREET. CALCUTTA - 700072.
PHONES:- 263287, 279302.

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
یانی پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:—
43-4028-5137-5206